سوال

(164) شیخ البانی کے بارے میں رائے

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ہمارے ہاں ایک عالم ہیں، جن کو اللہ تعالیٰ نے علم سے نوازا ہے لیکن وہ ان مشائخ کو گالیاں دیتے ہیں، جن کا قول اس کی بات کے خلاف ہو خصوصاً رمضان میں تو وہ ہر رات علامہ البانی سے ڈراتے ہیں اور کہتے ہیں کہ تمام علما و فضلا کی علامہ البانی کے بارے میں یہی رائے ہے کہ یہ شخص محض تاجر کتب ہے یعنی عالم نہیں ہے تو سوال یہ ہے کہ آپ کی علامہ البانی کے بارے میں کیا رائے ہے تاکہ آپ کی رائے کے بارے میں ہم اس شخص کو اور اس کے درس میں شریک ہونے والے لوگوں کو بھی بتا سکیں؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

شیخ ناصر الدین البانی ہمارے ان خواص اور ثقہ بھائیوں میں سے ہیں، جو علم و فضل میں معروف اور تصحیح و تضعیف کے اعتبار سے علم حدیث کے ساتھ خصوصی دلچسپی رکھنے والوں میں سے ہیں لیکن وہ معصوم نہیں ہیں۔ بسا اوقات کسی حدیث کو صحیح یا ضعیف قرار دینے میں ان سے غلطی بھی ہو سکتی ہے لیکن انہیں گالی دینا یا ان کی مذمت کرنا یا ان کی غیبت کرنا جائز نہیں ہے بلکہ ان کے لیے دعا کرنی چاہیے کہ اللہ تعالیٰ انہیں نیت و عمل کی مزید خوبیوں سے نوازے۔ جس شخص کو دلیل کے ساتھ ان کی کسی واضح غلطی کے بارے میں علم ہو تو اسے چاہیے کہ وہ ان کی خیر خواہی کرتے ہوئے انہیں خط لکھ کر مطلع کرے تاکہ رسول اللہ ﷺ کے اس فرمان پر عمل ہو جائے:

(الدین النصیحہ) (صحیح مسلم الایمان باب بیان ان الدین النصیحة حدیث: 55)

''دین ہمدری ک اور خیر خواہی کا نام ہے۔''

نیز آپ ﷺ کے اس فرمان پر عمل ہو جائے:

("المسلم أخو المسلم، لا یظلمه، ولا یسلمه) (صحیح البخاری باب لا یظلم المسلم المسلم ولا یسلمه حدیث: 2442 و صحیح مسلم البر والصلة باب تحریم الظلم ح: 2580)

''مسلمان مسلمان کا بھائی ہے لہذا وہ اس پر ظلم نہ کرے نہ ظلم کے لیے اسے کسی اور کے سپرد کرے۔''

جریر بن عبداللہ بجلی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

(بايَعتُ رَسُولَ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم عَلَى إِقَامِ الصَّلاَةِ، وَإِيتَاءِ الزَّكَاةِ، وَالنُّصحِ لِكُلِّ مُسلِمٍ.) (صحيح البخاري الايمان باب قول النبی ﷺ الدين النصحيه حديث: 56)

''میں نے نماز قائم کرنے اور زکوۃ ادا کرنے اور ہر مسلمان کی خیر خواہی کرنے پر بیعت کی۔''

یہ بات حتمی ہے کہ مومن مرد اور عورتیں خصوصاً اہل علم ایک دوسرے کے دوست ہیں، ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

وَالمُؤمِنونَ وَالمُؤمِنـٰتُ بَعضُهُم أَولِياءُ بَعضٍ ۚ يَأمُرونَ بِالمَعروفِ وَيَنهَونَ عَنِ المُنكَرِ وَيُقيمونَ الصَّلوٰةَ وَيُؤتونَ الزَّكوٰةَ وَيُطيعونَ اللَّهَ وَرَسولَهُ ۚ أُولـٰئِكَ سَيَرحَمُهُمُ اللَّهُ ۗ إِنَّ اللَّهَ عَزيزٌ حَكيمٌ

٧١ ... سورة التوبة

''مومن مرد و عورت آپس میں ایک دوسرے کے (مددگار و معاون اور) دوست ہیں، وہ بھلائیوں کا حکم دیتے ہیں اور برائیوں سے روکتے ہیں، نمازوں کو پابندی سے بجا لاتے ہیں زکوۃ ادا کرتے ہیں، اللہ کی اور اس کے رسول کی بات مانتے ہیں، یہی لوگ ہیں جن پر اللہ تعالیٰ بہت جلد رحم فرمائے گا بیشک اللہ غلبے والا حکمت والا ہے۔''

لہٰذا تمام مسلمانوں پر واجب ہے کہ وہ ہمدردی اور خیر خواہی کریں۔ حق کی وصیت کریں۔ غلطی کرنے والے کو اس کی غلطی پر متنبہ کریں اور شرعی دلائل کی روشنی میں صحیح بات کی طرف راہنمائی کریں۔ اللہ تعالیٰ سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ اسلامیہ

ج4ص139

محدث فتویٰ